

کتاب المسائل

(جلد اول)

طہارت، نماز

[نظر ثانی و اضافہ شدہ اشاعت]

مرتب:

مفتی محمد سلمان منصور پوری

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

ناشر

المركز العلمی للنشر و التحقیق مراد آباد

تقسیم کار:

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ



□ اس کتاب کی اشاعت کی عام اجازت ہے؛ لیکن بہتر ہے کہ طباعت سے قبل مرتب کو مطلع کریں؛ تاکہ اگر کوئی تبدیلی ناگزیر ہو تو اس سے آگاہ کر دیا جائے۔ [مرتب]



نام کتاب:	کتاب المسائل (۱)
مرتب:	مفتی محمد سلمان منصور پوری
کتابت و تزئین:	محمد اسجد قاسمی مظفر نگری
صفحات:	۵۹۰
قیمت:	۳۰۰/روپیہ
اشاعتِ اول:	جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق مئی ۲۰۰۸ء
نظرِ ثانی:	جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ مطابق مئی ۲۰۱۳ء
ناشر:	المركز العلمی للنشر والتحقیق لال باغ مراد آباد
	09412635154 - 09058602750
تقسیم کار:	فرید بک ڈپو (پرائیویٹ لمیٹڈ) دہلی
	011-23289786 - 23289159



مکروہاتِ نماز

- کراہت کا مطلب ۳۶۶
- کراہت کی قسمیں ۳۶۶
- مکروہ کا اثر نماز پر ۳۶۷

مکروہاتِ تحریمیہ

- سریا کندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں جانب چھوڑ دینا ۳۶۸
- دورانِ نماز دامن یا آستین کو چڑھا کر رکھنا ۳۶۸
- دورانِ نماز کپڑے یا بدن سے کھیلنا ۳۶۹
- پیشاب، پاخانہ کے تقاضے کے وقت نماز پڑھنا ۳۷۰
- مرد کا بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا ۳۷۰
- دورانِ نماز سجدے کی جگہ کو بار بار صاف کرنا ۳۷۱
- انگلیاں چٹکانا ۳۷۱
- دورانِ نماز انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا ۳۷۲
- نماز کے دوران اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا ۳۷۲
- نماز میں چہرہ ادھر ادھر گھمانا ۳۷۲

-
- دوسرے کی زمین پر بلا اجازت نماز پڑھنا ----- ۳۸۳
- اپنی پگڑی یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا ----- ۳۸۳
- نیت باندھتے وقت بائیں ہاتھ کو اوپر رکھنا ----- ۳۸۳
- نماز پڑھنے کے دوران کوئی لکھی ہوئی چیز پڑھ لینا ----- ۳۸۴
- لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم ----- ۳۸۴

مکروہاتِ نماز

کراہت کا مطلب

نماز میں کراہت آنے کے معنی یہ ہیں کہ مکروہ اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی؛ البتہ کراہت کے درجات کے اعتبار سے نقصان آجانے کی بنا پر ثواب میں کمی ہو جاتی ہے؛ اس لئے پوری کوشش کرنی چاہئے کہ نماز میں کسی مکروہ فعل کا ارتکاب نہ ہو۔ مستفاد: لا تفسد بترکھا وتعاد وجوباً فی العمد والسہو إن لم یسجد لہ۔ (درمختار ۱۳۰/۲، شامی زکریا ۱۴۶/۲)

کراہت کی قسمیں

کراہت کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) کراہتِ تحریمی (۲) کراہتِ تنزیہی۔ ان دونوں میں فرق و امتیاز کراہت کی دلیلوں کے اعتبار سے ہوگا، اگر ممانعت کی دلیل ظنی الثبوت یا ظنی الدلالہ ہے یا وہ فعل ترک واجب کو شامل ہے اس پر مکروہ تحریمی کا اطلاق ہوگا۔ اور اگر ممانعت کی دلیل خلافِ اولیٰ یا ترکِ استحباب پڑتی ہے تو اس فعل کو مکروہ تنزیہی کہا جائے گا۔ پھر کراہتِ تحریمی اور کراہتِ تنزیہی میں بھی شدت و ضعف کے اعتبار سے الگ الگ مراتب ہیں جنہیں صاحبِ نظر عالم اور ماہرِ فقیہ دلائل کی روشنی میں خود متعین کر سکتا ہے۔

قال الشامی: والمکروہ فی هذا الباب نوعان: أحدهما ما یکرہ تحریماً وهو المحمل عند إطلاعهم كما فی زکوة الفتح وذكر أنه فی رتبة الواجب لا یثبت إلا بما یثبت به الواجب یعنی بالمعنی الظنی الثبوت أو الدلالة فإن الواجب یثبت بالأمر الظنی الثبوت أو الدلالة. ثانيهما: المکروہ تنزیهاً ومرجعه إلی ما ترکہ أولی وکثیراً ما یطلقونه كما ذکر فی الحلیة فحینئذ إذا ذکرُوا مکروهاً فلا بد من النظر فی دلیله، فإن کان نهياً ظنیاً یحکم بکراهة التحريم إلا لصارف للنهي عن التحريم إلی الندب، وإن لم یکن الدلیل نهياً بل کان مفیداً للترك الغير الجازم فہی تنزیہیة. قلت: ویعرف أيضاً بلا دلیل نہی خاص بأن تضمن ترک واجب أو ترک سنة فالأول مکروہ تحریماً والثانی تنزیهاً

لكن تتفاوت التنزيهية في الشدة والقرب من التحريمية بحسب تأكيد السنة فإن مراتب الاستحباب متفاوتة كمراتب السنة والواجب والفرص فكذا اضدادها كما أفاده في شرح المنية. (شامی بیروت ۳۴۸/۲، زکریا ۴۰۴/۲-۴۰۵)

مکروہ کا اثر نماز پر

جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہوتا ہے، مثلاً ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھی جس میں تصویریں بنی ہوئی ہوں تو اس نماز کا لوٹنا ضروری ہوگا، جلد از جلد اس کا اعادہ کر لیا جائے خواہ وقت کے اندر ہو یا وقت کے بعد اور اگر کراہت تنزیہی کا ارتکاب ہو تو نماز کا اعادہ واجب نہیں؛ البتہ مستحب ہے۔ وفي جامع التمر تاشی: لو صلى في ثوب فيه صورة يكره وتجب الإعادة. قال أبو اليسر: هذا هو الحكم في كل صلاة أدت مع الكراهة الخ. (شامی زکریا ۵۲۱/۲) قال الشامی: وأما كونها واجبة في الوقت مندوبة بعده كما فهمه في البحر وتبعه الشارح فلا دليل عليه وقد نقل الخير الرملي في حاشية البحر عن خط العلامة المقدسي أن ما ذكره في البحر يجب أن لا يعتمد عليه لإطلاق قولهم "كل صلاة أدت مع الكراهة سبيلها الإعادة" قلت: أي لأنه يشمل وجوبها في الوقت وبعده الخ، ثم هذا حيث كان النقصان بكراهة تحريم لما في مكروهات الصلاة من فتح القدير أن الحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الإعادة أو تنزيه فتستحب، أي تستحب في الوقت وبعده أيضاً. (شامی بیروت ۴۵۶/۲، زکریا ۵۲۲/۲)

جس مکروہ تحریمی سے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے وہ ایسا مکروہ تحریمی ہے جس کا تعلق نماز کے عین افعال سے ہو مثلاً: تعدیل ارکان چھوڑ دینا، یا تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا وغیرہ؛ لیکن ایسا فعل مکروہ جس کا تعلق عین ارکان نماز سے نہ ہو؛ بلکہ اس میں کراہت کسی دوسری وجہ سے آئی ہو، مثلاً سورتوں کا الٹ پلٹ کر کے پڑھ دینا یا فاسق امام کا نماز پڑھانا، تو اس طرح کی کراہت کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ نہیں ہوتی؛ اس لئے کہ قرآن کریم کی آیات اور سورتوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا دراصل نماز کے واجبات میں سے نہیں؛ بلکہ قرأت قرآن کے واجبات میں سے ہے۔ اسی طرح فسق سے محفوظ رہنا ہر مسلمان پر مستقلاً واجب ہے وہ اصلاً نماز کے واجبات میں سے نہیں؛ بلکہ جماعت کے واجبات میں سے ہے۔ (مکروہات تحریمی کی بحث میں درج بالا وضاحت پیش نظر رکھنی ضروری ہے)

قال الشامی بحثاً: إلا أن يدعى تخصيصها بأن مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركه ما كان من ماهية الصلاة وأجزائها الخ والأقرب الأول ولذا لم يذكروا الجماعة من جملة واجبات الصلوة، لأنها واجب مستقل بنفسه خارج عن ماهية الصلاة. ويؤيده أيضاً أنهم قالوا: يجب الترتيب في سور القرآن فلو قرأ منكوساً أثم لكن لا يلزمه سجود السهو لأن ذلك من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة. (شامی بیروت ۱/۳۱، زکریا ۲/۱۴۸، امداد الفتاویٰ ۲۶۰/۱)

عام طور پر فقہاء کرام نے مکروہات نماز کے باب میں مکروہات تحریمیہ و تنزیہیہ کو ملا جلا کر بیان فرمایا ہے، ہم نے کوشش کی ہے کہ دونوں طرح کے افعال کو الگ الگ کر دیں۔ ملاحظہ فرمائیں :

□ مکروہات تحریمیہ :

سریا کندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں جانب چھوڑ دینا

نماز کی حالت میں چادر یا رومال سریا دونوں کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے ایک دوسری جانب لپیٹے بغیر دونوں جانب چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے، اس کو ”سدل“ کہا جاتا ہے، یہی حکم اس صورت میں بھی ہے، جب کہ کوٹ یا شیریوانی کو آستینوں میں ہاتھ دئیے بغیر کندھے پر ڈال لیا جائے (خارج نمازیہ کیفیت مکروہ تنزیہی ہے) و کرہ الخ. سدل تحریماً للنہی ثوبہ ای إرساله بلا لبس معتاد، وكذا القباء بكم إلى وراء ذكره الحلبي كشد ومندیل يرسله من كتفيه فلو من أحدهما لم يكره كحالة عذر وخارج صلوة في الأصح. (درمختار) قال الشامی: أي إذا لم يكن للتكبر فالأصح أنه لا يكره، قال في النهر أي تحریماً وإلا فمقتضى ما مر أنه يكره تنزیهاً. (شامی بیروت ۲/۳۴۹، زکریا ۲/۴۰۵، شرح وقایہ ۱/۱۶۷، بدائع الصنائع ۱/۵۱۳، ہدایہ ۱/۱۴۱)

دوران نماز دامن یا آستین کو چڑھا کر رکھنا

آستین اور دامن سمٹے ہوئے حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (اور اگر کوئی شخص جلد

بازی میں اس حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستینیں چڑھی رہ گئی ہیں، تو اس کو چاہئے کہ معمولی عمل کے ساتھ آستینیں ٹھیک کر لے، اسی طرح سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن نہ سیٹے) وکرہ کفہ ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم أو ذیل (درمختار) وحرر الخیر الرملى: ما یفید أن الکراهة فیہ تحریمۃ الخ. ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لإدراک الركعة مع الإمام، وإذا دخل فی الصلوة كذلك وقلنا بالکراهة فهل الأفضل إرخاء کمیه فیہا بعمل قليل أو ترکهما لم أره، والأظهر الأول بدلیل قوله الآتی ولو سقطت قلنسوته فأعادتها أفضل. (شامی بیروت ۳۵۰/۲، زکریا ۴۰۶/۲، شرح وقایہ ۱۶۷/۱، ہندیہ ۱۰۵۱، ہدایہ ۱۴۱/۱، بدائع الصنائع ۵۰۶/۱)

تنبیہ: اسی سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ چھوٹی آستین والی شرٹ (جو آج کل بکثرت رائج ہے) پہن کر بھی نماز پڑھنا کم از کم مکروہ تنزیہی ہوگا۔

دوران نماز کپڑے یا بدن سے کھیلنا

نماز کی حالت میں کپڑے یا بدن کے کسی حصے سے کھیل کرنا یعنی خواہ مخواہ کپڑے کو یا بدن کو ہاتھ لگائے رہنا مکروہ تحریمی ہے (مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نماز سے زیادہ اپنے کپڑوں کے کلپ کا خیال رکھتے ہیں اور رکوع سجدہ سے اٹھتے بیٹھتے دامن اور آستین یا رومال کی ہیئت درست کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دوران نماز بدن کے کسی حصے کو رگڑنا یا ناخون چھیلنا یا ناک کریدنا یہ سب فعل عبث میں داخل اور مکروہ تحریمی ہیں) وعبثہ بہ ای بشوبہ وبجسدہ للنہی إلا لحاجۃ (درمختار) قال الشامی: قوله للنہی وهو ما أخرجه القضاعی عنه رحمہ اللہ. ”إن اللہ کرہ لکم ثلاثاً: العبث فی الصلوة والرفث فی الصیام والضحک فی المقابر“ وہی کراهة تحريم کما فی البحر. (شامی بیروت ۳۵۰/۲،

پیشاب، پاخانہ کے تقاضے کے وقت نماز پڑھنا

پیشاب، پاخانہ یا ریح کے دباؤ کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اگر نماز شروع کرتے وقت تقاضا نہیں تھا درمیان میں یہ صورت پیش آگئی اور وقت میں گنجائش ہے، تو نماز توڑ کر اولاً ضرورت سے فارغ ہونا چاہئے اس کے بعد سکون کی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے، خواہ نماز تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، اگر تقاضے کو زبردستی روک کر نماز پوری کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ وصلاۃ مع مدافعة الأخبثین أو أحدهما أو لريح للنهی. (درمختار) قال فی الخزائن: سواء كان بعد شروعه أو قبله فإن شغله قطعها إن لم يخف فوت الوقت وإن أتمها أثم الخ. وما ذكره من الإثم صرح به فی شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقى ما خشى فوت الجماعة ولا يجد جماعة غيرها فهل يقطعها، كما يقطعها إذا رأى على ثوبه نجاسة قدر الدرهم ليغسلها أو لا كما إذا كانت النجاسة أقل من الدرهم، والصواب الأول لأن ترك سنة الجماعة أولى بالآتيان بالكراهة.

(شامی بیروت ۳۵۲/۲، زکریا ۴۰۸/۲، عالمگیری ۱۰۷/۱، کبیری ۳۵۲، خانیۃ ۱۱۹/۱)

نوٹ: جماعت کے دوران اگر یہ حالت پیش آئے تو ایسی صورت میں کچھلی صفوں کے درمیان سے گزر کر آنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

مرد کا بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا

کسی مرد کا اپنے بالوں کی چوٹیاں یا مینڈھیاں بنا کر یا ربڑ وغیرہ سے باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (البتہ عورتوں کے لئے اس کی ممانعت نہیں) وعقص شعره للنهی عن كفه ولو بجمعه أو إدخال أطرافه فی أصوله لقبل الصلوة الخ. (درمختار) والمراد به أن يجعله على هامته ويشده بصمغ أو أن يلف ذوائبه حول رأسه كما يفعله النساء فی بعض الأوقات أو يجمع الشعر كله من قبل القفا، أو يشده بخيط أو بخرقة كى لا يصيب الأرض إذا سجدوا جميع ذلك مكروه لما روى الطبرانی

أنه عليه الصلاة والسلام نهى أن يصلى الرجل ورأسه معقوص الخ. (ابن ماجه ۷۲ بلفظ: أن يصلى الرجل وهو عاقص شعره وبمعناه فى أبو داؤد ۹۵/۱ ونسائى ۱۲۵/۱ ومسلم ۱۹۳) والأشبه بسياق الحديث أنها تحريم. (شامى بيروت ۳۵۲/۲، زكريا ۴۰۸/۲، بدائع ۵۰۶/۱، عالمگیری ۱۰۶/۱، مجمع الانهر ۱۲۴/۱، كبيرى ۳۳۵)

دوران نماز سجدے کی جگہ کو بار بار صاف کرنا

نماز کے دوران سجدے کی جگہ اگر کوئی کنکری وغیرہ نظر آئے تو ایک مرتبہ صاف کرنے کی اجازت ہے؛ لیکن اگر بار بار خواہ مخواہ صاف کرے گا تو یہ فعل مکروہ ہوگا۔ وقلب الحصى للنهى إلا لسجوده التام فيرخص مرة وتر كها أولى. (درمختار) عن معيقب أنه عليه الصلاة والسلام قال: "لا تمسح الحصى وأنت تصلى فإن كنت ولا بد فاعلاً فواحدة". (أبو داؤد شريف ۱۳۶، شامى بيروت ۳۵۲/۲، زكريا ۴۰۹/۲، شرح وقاية ۱۶۸/۱، بدائع الصنائع ۵۰۴/۱، عالمگیری ۱۰۶/۱، خانية ۱۱۸/۱)

انگلیاں چٹھانا

دوران نماز انگلیاں چٹھانا مکروہ تحریمی ہے (یہی حکم نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے بیٹھے انگلیاں چٹھانے کا بھی ہے) وفرقة الأصابع وتشبيكها ولو منتظر الصلاة أو ماشياً إليها للنهى. (درمختار) قوله للنهى: هو ما رواه ابن ماجه مرفوعاً: "لا تفقع أصابعك وأنت تصلى". (ابن ماجه ۶۸، ترمذى شريف ۸۸/۱، مسلم ۲۰۶/۱) ورواه فى السمجتى حديثاً: أنه نهى أن يفرقع الرجل أصابعه وهو جالس فى المسجد ينتظر الصلاة. وفى رواية: وهو يمشى إليها الخ، وينبغى أن تكون تحريمية للنهى المذكور. (شامى بيروت ۳۵۳/۲، زكريا ۴۰۹/۲، شرح وقاية ۱۶۸/۱، هندية ۱۰۶/۱، بدائع الصنائع ۵۰۴/۱، خانية ۱۱۸/۱، مجمع الانهر ۱۲۳/۱)

دورانِ نماز انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا

نماز کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی انگلیوں میں ڈالنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ ونقل فی المعراج الإجماع علی کراهة الفرقة والتشبيك فی الصلاة، وينبغي أن تكون تحريمية للنهي. (شامی ۳۵۳/۲، زکریا ۴۰۹/۲، ہندیہ ۱۰۶/۱، خانیہ ۱۱۸/۱، طحاوی ۳۴۶)

نوٹ: نماز اور اس سے متعلق اعمال کے علاوہ کسی صحیح مقصد سے انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا یا انہیں چٹھانا منع نہیں ہے۔ (شامی کراچی ۳۵۳/۲)

نماز کے دوران اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا

نماز پڑھتے ہوئے اپنی کوکھ پر ہاتھ ٹیکنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ والتخصر وضع اليد علی الخاصرة للنهي. (درمختار زکریا ۴۰۹/۲) لما فی الصحيحین وغيرهما ”نہی رسول اللہ ﷺ: عن الخصر فی الصلوة الخ“. (ابن ماجہ ۶۸، ترمذی ۸۷/۱، مسلم ۲۰۶/۱) قال فی البحر: والذي يظهر أن الكراهة تحريمية فی الصلاة للنهي المذکور. (شامی بیروت ۳۵۳/۲، زکریا ۴۱۰/۲)

نوٹ: نماز کے علاوہ حالت میں بھی کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ویکرہ خارجہا تنزیہاً. (درمختار ۳۵۳/۲، شامی زکریا ۴۰۹/۲، ہندیہ ۱۰۶/۱، بدائع ۵۰۴/۱، مجمع الانہر ۱۲۳/۱)

نماز میں چہرہ ادھر ادھر گھمانا

دورانِ نماز چہرہ کا رخ قبلہ کی جانب رہنا چاہئے اگر چہرہ ادھر ادھر گھمائے گا تو کراہت تحریمی کا مرتکب ہوگا (اور کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے، اور سینہ اگر قبلہ سے ہٹ گیا تو نماز ہی جاتی رہے گی) والالتفات بوجه کله أو بعضه للنهي. وبصره یکرہ تنزیہاً وبصدره تفسد کما مر. (درمختار) وينبغي أن تكون تحريمية کما هو ظاهر

الأحاديث. (شامی بیروت ۳۵۴/۲، زکریا ۴۱۰/۲، البحر الرائق زکریا ۳۷/۲، مجمع الانهر ۱۲۳/۱، طحطاوی ۳۴۷، بدائع الصنائع ۵۰۵/۱)

بلا ضرورت ٹیک لگا کر نماز پڑھنا

فرض نماز بلا ضرورت ٹیک لگا کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ وکروہ الاتکاء علی حائط
أو عصاً فی الفرض بلا عذر. (شامی زکریا ۴۲۵/۲، بدائع الصنائع ۵۱۳/۱، کبیری ۳۴۱، خانیہ
۱۱۹/۱) (البتہ ضرورت کی وجہ سے ٹیک لگائیں یا سہارا لیں تو کوئی حرج نہیں، مثلاً چلتی ٹرین میں
نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ سے دیوار یا سیٹ کا سہارا لیں تو جائز ہے) (مرتب)

نماز میں سرین کے بل بیٹھنا

نماز میں کتے کی طرح سرین ٹیک کر اور پاؤں کھڑے کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔
ویکروہ إقعاءہ کالکلب. قال الشامی: وینبغی أن تكون الکراهة تحريمية.
(درمختار مع الشامی زکریا ۴۱۰/۲، بدائع الصنائع ۵۰۵/۱، خانیہ ۱۱۸/۱، ہدایہ ۱۴۰/۱)

صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا

کرتا یا چادر وغیرہ مہیا ہونے کے باوجود صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی
ہے۔ ویکروہ أن یصلی فی إزارٍ واحدٍ أو فی سراویل. قال رسول الله ﷺ: "لا
یصلی أحدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه منه شیء". (بخاری شریف ۵۲/۱)
حدیث: ۳۵۹، حلبی کبیر پاکستان ۳۴۸، بدائع الصنائع ۵۱۵/۱)

کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

تمام بدن کو ایک لمبی چادر سے اس طرح لپیٹ لیا کہ ہاتھ نکالنے کا بھی موقع نہیں رہا تو اس ہیئت
میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویکروہ اشتمال الصماء وظاهر التعلیل بالنہی أن الکراهة
تحريمية كما فی نظائره. (شامی زکریا ۴۲۳/۲، بدائع ۵۱۴/۱، خانیہ ۱۱۹/۱، علمگیری ۱۰۶/۱)

رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا

نماز میں قرآن کریم صرف قیام کی حالت میں پڑھنا جائز ہے، دیگر افعال مثلاً رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویکرہ إتمام القراءة راکعاً والقراءة في غير حالة القيام. (شامی زکریا ۴۲۵/۲، بدائع الصنائع ۵۱۱/۱)

نماز میں پنکھا جھلنا

نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو خود دوا یک مرتبہ پنکھا جھلنا مکروہ تحریمی ہے۔ (اور اگر مسلسل پنکھا جھلتا رہا تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی) ویکرہ أن يروح بثوبه أو بمروحة لأنه عملٌ كثيرٌ. (کبیری ۳۴۴، عالمگیری ۱۰۷/۱، بدائع الصنائع ۵۰۷/۱، حاشیۃ الطحطاوی ۳۵۳)

امام سے پہلے ارکان ادا کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کا امام سے پہلے ارکان نماز ادا کرنا ممنوع اور مکروہ ہے۔ احادیث شریفہ میں فرمایا گیا ہے کہ: ”ایسی حرکت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ گدھے کی صورت میں مسخ کر سکتا ہے“، اس لئے اس جلد بازی سے احتراز لازم ہے۔ وکرہ رفع الرأس ووضع قبل الإمام. (شامی زکریا ۴۲۵/۲) قال رسول الله ﷺ: ”أما يخشى أحدكم إذا رفع رأسه قبل الإمام أن يجعل الله رأسه رأس حمار“. (بخاری شریف ۹۶/۱ حدیث: ۶۸۲، مراقی الفلاح ۱۸۹، حاشیۃ الطحطاوی ۳۴۵، بدائع ۵۱۱/۱)

غسل خانہ، بیت الخلاء وغیرہ میں نماز پڑھنا

بیت الخلاء، غسل خانہ اور ہر ایسی جگہ جہاں نجاست کا شبہ ہو وہاں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ وکرہ الصلاة في مظان النجاسة كمقبرة وحمام. (شامی زکریا ۴۲۵/۲، کبیری ۳۴۹)

قبرستان میں نماز پڑھنا

قبرستان میں اس طرح نماز پڑھنا کہ قبریں سامنے ہوں مکروہ تحریمی ہے؛ البتہ اگر قبریں

سامنے نہ ہوں تو کراہت نہیں۔ لأن رسول الله ﷺ نهى أن يصلى في سبعة مواطن في المذلة والمجزرة والمقبرة الخ. (طحاوی علی مرقی الفلاح ۱۹۶، حاشیة لطحاوی ۳۵۶)

بیچ راستہ میں نماز پڑھنا

چلتے ہوئے راستہ پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (اس لئے راستہ سے الگ ہٹ کر نماز کی نیت باندھنی چاہئے؛ تاکہ گزرنے والوں کو خلل نہ ہو) لأن الصلاة في نفس الطريق أي طريق العامة مكروهة بسترّة وبدونها، وظاهره أن الكراهة للتحريم. (شامی زکریا ۴۰۴/۲)

درمیان سے سر کھول کر نماز پڑھنا

سر پر کوئی رومال وغیرہ اس طرح باندھا کہ بیچ سر کا حصہ کھلا رہا (جسے عربی میں اعتجار کہتے ہیں) اس ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویکره الاعتجار (درمختار) لنہی النبی ﷺ عنه وهو شد الرأس أو تكوير عمامته على رأسه وترك وسطه مكشوفاً الخ. وکراہتہ تحریمیة أيضاً لما مر. (شامی ۴۲۳/۲، بدائع ۵۰۷/۱، ہندیہ ۱۰۶/۱، خانیہ ۱۱۸/۱)

صرف پیشانی پر سجدہ کرنا

بلا کسی عذر کے ناک کو چھوڑ کر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویکره الاقتصار علی الجبهة فی السجود بلا عذر تحریمًا. (مرقی الفلاح ۱۹۶، حاشیة الطحاوی ۳۵۶)

مرد کا زمین سے چپک کر سجدہ کرنا

سجدہ کی حالت میں مرد کا کہنیاں زمین پر ٹیکنا اور زمین سے چپک کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ وافتراش الرجل ذراعیہ ای بسطهما فی حالة السجود الخ. والظاهر أنها تحریمیة للنہی المذکور من غیر صارف. (شامی زکریا ۴۱۱/۲، البحر الرائق ۲۳/۲، خانیہ ۱۱۸/۱، حاشیة الطحاوی ۳۴۸) (البتہ عورت کے لئے افضل اور استریہی ہے کہ وہ زمین سے چپک کر سجدہ کرے)

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص سامنے قبلہ کی جانب پشت کر کے بیٹھا ہو اور اس کا رخ نمازی کی جانب ہو تو عین اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؛ کیوں کہ اس میں خشوع و خضوع میں خلل پڑنے کا قوی اندیشہ ہے۔ و کرہ صلاۃ الی وجہ انسان والظاهر أنها کراہة تحریم۔ (شامی

زکریا ۴۱۱/۲، البحر الرائق ۵۶/۲، عالمگیری ۱۰۸/۱)

نماز میں بلا آواز ہنسنا

نماز میں آواز کے بغیر ہنسنا مکروہ تحریمی ہے (اور اگر آواز نکل جائے تو نماز حتیٰ کہ بعض صورتوں میں وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے) عن سهل بن معاذ رفعه: ”الضحک فی الصلاة والملفت والمفرقع أصابعه بمنزلة واحدة۔ (البحر الرائق کراچی ۲۰/۲)

نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا

نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔ و ذکر الشارح أنه یکرہ رفع بصره إلی السماء لقوله ﷺ: ”ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلی السماء فی الصلاة“۔ (بخاری شریف ۱۰۳/۱ حدیث: ۷۴۱، البحر الرائق کراچی ۲۲/۲)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

اگر نماز کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورت سے پہلی سورت پڑھی تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا۔ و یکرہ قراءۃ سورة فوق التي قرأها۔ قال ابن مسعود ؓ: ”من قرأ القرآن منکوساً فهو منکوس“۔ (طحاوی علی المرقی ۱۹۳)

پچھلی صف میں تنہا کھڑا ہونا

اگر جماعت ہو رہی ہے اور اگلی صف میں جگہ خالی ہے، پھر بھی کوئی شخص پچھلی صف میں تنہا

کھڑا ہو گیا تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا، اسے چاہئے کہ اگلی صف میں پہنچ جائے۔ وقد منّا کراہۃ
القیام فی صف خلف صف فیہ فرجۃ۔ (درمختار مع الشامی زکریا ۱/۲۶۱) هل الکراہۃ
فیہ تنزیہیۃ أو تحریمیۃ؟ ویرشد إلی الثانی قولہ العلیہ السلام: ”ومن قطعہ قطعہ اللہ“۔
أبو داؤد شریف ۹۷/۱ بلفظ من قطع صفاً قطعہ اللہ۔ (شامی زکریا ۲/۳۱۲، عالمگیری
۱۰۷/۱، شرح وقایہ ۱/۱۶۸، بدائع الصنائع ۱/۵۱۲، مجمع الانہر ۱/۱۳۵، خانیہ ۱/۱۱۹)

امام کا بلند مقام پر کھڑے ہو کر امامت کرنا

جماعت کی نماز میں اگر امام اکیلا بلند مقام (ایک فٹ یا اس سے زائد) پر کھڑا ہو تو یہ عمل
مکروہ تحریمی ہوگا۔ وکرہ انفراد الإمام علی الدکان۔ للنہی وهو ما أخرجه الحاکم
أنہ علیہ الصلاۃ والسلام: ”نہی أن یقوم الإمام فوق ویقی الناس خلفہ“۔ (بمعناہ
دارقطنی ۱۹۷، مطبوعہ فاروقی دہلی) وعللوه بأنه تشبہ بأهل الكتاب، والحديث
یقتضی أنها تحریمۃ۔ (شامی زکریا ۲/۴۱۵، البحر الرائق ۲/۴۷، عالمگیری ۱/۱۰۸)

امام کا آنے والے کے لئے قرأت یا رکوع لمبا کرنا

اگر امام نے کسی آنے والے نمازی کو پہچان لیا اور اس کی خاطر قرأت یا رکوع وغیرہ لمبا کیا
تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر بغیر پہچانے لمبا کیا تو کوئی قباحۃ نہیں؛ لیکن اتنا زیادہ لمبا نہ کرے کہ
نمازی اکتا جائیں اور لوگوں کو پریشانی ہو۔ وکرہ تحریمۃ إطالۃ رکوع أو قرأۃ لإدراک
الجائی ای إن عرفہ وإلا فلا بأس بہ، وقال الشامی: لكن یطول مقدار ما لا یثقل
علی القوم بأن یزید تسبیحۃ أو تسبیحتین علی المعتاد۔ (درمختار مع شامی زکریا ۲/۱۷۵،
۱۹۸، شامی بیروت ۲/۱۷۵)



مکروہاتِ تزیہیہ

اشارے سے سلام کا جواب دینا

نماز کے دوران ہاتھ یا سر کے اشارے سے (زبان ہلائے بغیر) سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ ویکرہ رد السلام بیدہ أو برأسہ۔ (درمختار مع الشامی زکریا ۴۱۱/۲، مجمع الانہر ۱۲۵/۱) (اور اگر زبان سے جواب دے گا تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی)

بلا عذر چار زانو بیٹھنا

نماز میں کسی عذر کے بغیر قعدہ میں چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے؛ بلکہ حتی الامکان مسنون ہیئت ہی پر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وکروہ التربع تنزیہاً لترك الجلسة المسنونة بغیر عذر۔ (درمختار مع الشامی زکریا ۴۱۲/۲، عالمگیری ۱۰۶/۱، خانیہ ۱۱۸/۱، مجمع الانہر ۱۲۵/۱)

ایک پیر پر زور دے کر کھڑے ہونا

نماز میں قیام کی حالت میں ایک پیر پر زور دے کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، دونوں پیروں پر برابر وزن ہونا چاہئے۔ ویکرہ القيام علی أحد القدمین فی الصلاة بلا عذر۔ (شامی زکریا ۱۳۱/۲)

ایڑیوں پر بیٹھنا

قعدہ اور جلسہ میں ایڑیوں کے بل بلا عذر بیٹھنا مکروہ ہے۔ وأما نصب القدمین والجلوس علی عقبین فمکروہ فی جميع الجلسات۔ (شامی زکریا ۴۱۱/۲)

نوافل میں پہلی رکعت کو زیادہ طویل کرنا

سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں قرأت کا اندازہ یکساں رہنا چاہئے؛ لہذا اگر مقدار

میں زیادہ فرق ہو جائے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ویکرہ تطویل الركعة الأولى على الركعة الثانية في التطوع. (حلی کبیر جدید ۳۵۵، خانہ ۱۱۹/۱)

دوسری رکعت کو پہلی سے طویل کرنا

کسی بھی نماز میں خواہ نفل ہو یا فرض دوسری رکعت میں قرأت کی مقدار پہلی رکعت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے ورنہ کراہت لازم آئے گی۔ ویکرہ تطویل الركعة الثانية على الركعة الأولى في جميع الصلوات. (حلی کبیر جدید ۳۵۶، خانہ ۱۱۹/۱)

ننگے سر نماز پڑھنا

ننگے سر نماز پڑھنا اگر محض سستی کی وجہ سے ہے تو مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر تکبر کی وجہ سے ہے (جیسا کہ آج کل بعض لوگوں نے ننگے سر نماز پڑھنا اپنا فیشن؛ بلکہ شعار بنالیا ہے، حتیٰ کہ ٹوپی ہوتے ہوئے بھی ٹوپی باقاعدہ اتار کر نماز پڑھتے ہیں) تو یہ عمل قابلِ مذمت اور مکروہ تحریمی ہے؛ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ عام حالات میں سر ڈھک کر نماز ادا فرمائی ہے، ننگے سر نہیں پڑھی۔ وکرہ صلاته حاسراً أى كاشفاً رأسه للتكاسل. (در مختار مع الشامی زکریا ۴۰۷/۲، عالمگیری ۱۰۶/۱، مجمع الانهر ۱۲۴/۱)

تسبیحات کا شمار انگلیوں پر کرنا

نماز کے دوران آیات یا تسبیح کو انگلیوں پر شمار کرنا مکروہ ہے، اگر ضرورت ہو تو باقاعدہ شمار کرنے اور انگلیوں کو حرکت دینے کے بجائے ایک ایک انگلی اپنی جگہ رہتے ہوئے دبایا جائے، اس طرح مقصد حاصل ہو جائے گا اور کوئی کراہت بھی نہ رہے گی۔ وکرہ تنزیهاً عدد الاي والسور والتسبيح باليد في الصلاة مطلقاً. (در مختار مع الشامی زکریا ۴۲۰/۲، تاتار خانہ ۱۶۴/۱)

نامناسب کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

نماز کے وقت صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے، اگر نامناسب کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو نماز تو

ہو جائے گی (بشرطیکہ کپڑے پاک ہوں) لیکن کراہت ہوگی۔ وکروہ صلاتہ فی ثياب بذلة یلبسها فی بیتہ. (درمختار) قال الشامی: ولا یذهب بہ إلی الأكابر الخ. والظاهر أن الکراہة تنزیہیة. (شامی زکریا ۴۰۷/۲، مجمع الانہر ۱۲۴/۱، عالمگیری ۱۰۷/۱)

نماز میں سینہ آگے نکال کر اکڑ کر کھڑا ہونا

نماز کی حالت میں انتہائی عاجزی اور خشوع و خضوع کا اظہار ہونا چاہئے؛ لہذا اگر کوئی شخص سینہ آگے نکال کر اکڑ کے کھڑا ہوگا تو یہ سخت بے ادبی اور کراہت کی بات ہوگی۔ ویکروہ التمطی وهو مد یدیه وابداء صدره لأنه من سوء الأدب. (مجمع الانہر ۱۲۴/۱، عالمگیری ۱۰۷/۱، مجمع الانہر ۱۲۴/۱)

نماز میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا

نماز پڑھتے ہوئے قصداً خوشبو سونگھنا (مثلاً معطر روئی کا پھایانا ک پر لگانا) مکروہ ہے؛ لیکن اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں خوشبو موجود ہے اور وہ خوشبو اسے نماز میں محسوس ہو رہی ہے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ ویکروہ شم طیب قصداً لأنه لیس من فعل الصلاة. (طحطاوی علی المراقی ۱۹۴، صغیری ۱۸۸، حاشیۃ الطحطاوی ۳۵۲)

نماز میں بلا ضرورت جوں یا چھرو وغیرہ مارنا

نماز پڑھتے ہوئے جوں نظر آئی، یا چھرو دکھائی دیا اور اسے فوراً مسل دیا (اگر چہ ابھی اس نے اذیت نہ دی تھی) تو یہ عمل مکروہ ہوگا، اور اگر اذیت کی وجہ سے چھرو وغیرہ مارے تو کوئی کراہت نہیں۔ ویکروہ کل عمل قليل بلا عذر کتعرض لقملة قبل الأذی. (درمختار مع الشامی زکریا ۴۲۳/۲، عالمگیری ۱۰۹/۱، خانیۃ ۱۱۸)

نماز میں کندھا کھلا رکھنا

نماز میں دونوں کندھوں کا ڈھکنا مستحب ہے؛ لہذا جو شخص ایک یا دونوں کندھے کھول کر نماز

پڑھے گا وہ کراہت کا مرتکب ہوگا۔ (بعض لوگ حالتِ احرام میں طواف کی سنت پڑھتے وقت بھی کندھا کھلا رکھتے ہیں یہ عمل مکروہ ہے، طواف ختم کرتے ہی کندھے ڈھک لینے چاہئیں) ویکرہ جعل الثوب تحت إبطه الأيمن وطرح جانبه على عاتقه الأيسر أو عكسه لأن ستر المنكبين مستحب في الصلاة. (طحاوی علی المراقی ۱۹۳)

نماز میں جمائی لینا

نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ ہے، اگر خود بخود جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ویکرہ التشاؤب لأنه من التكاثر والامتلاء. (طحاوی علی المراقی ۱۹۴، ہندیہ ۱۰۷/۱)

نماز میں آنکھیں بند رکھنا

دوران نماز آنکھیں بلا عذر بند رکھنا مکروہ ہے؛ لیکن اگر توجہ اور یکسوئی حاصل کرنے کے لئے آنکھیں بند کرے تو اس کی گنجائش ہے۔ وتغميض عينيه للنهي إلا إذا قصد قطع النظر عن الأغيار والتوجه إلى جناب الملك الستار. (مجمع الانهر ۴۲۴/۱، درمختار زکریا ۴۱۳/۲)

بلا شدید عذر کے تھوکنایا ناک سنکنا

نماز پڑھتے ہوئے تھوکنایا بلا شدید ضرورت کے ناک سنکنا مکروہ ہے۔ ویکرہ التنخم. قال الشامي: هو إخراج النخامة بالنفس الشديد لغير عذر. (در مختار مع الشامی ۴۲۳/۲) ویکرہ أن یرمی ببزاقه. (حلبی کبیر ۳۵۶)

بلا ضرورت پسینہ صاف کرنا

نماز کے دوران بلا شدید ضرورت کے پسینہ پوچھنا مکروہ ہے۔ ویکرہ أن یمسح عرقه. (حلبی کبیر ۳۵۷)

امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا

امام صاحب محراب میں اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدم داخل محراب ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے؛ البتہ اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں، نیز نمازیوں کے ازدحام اور جگہ کی تنگی کے سبب امام کو مجبوراً اندرون محراب کھڑے ہونے کی نوبت آئے تو مکروہ نہیں ہے۔ ویکرہ قیام الإمام بجملته فی المحراب لا قیامہ خارجہ وسجودہ فیہ (إلی قوله) وإذا ضاق المكان فلا کراہة. (مراقی الفلاح ہامش الطحطاوی ۱۹۸، درمختار علی الشامی زکریا ۴۱۴/۲،

درمختار مع الشامی بیروت ۳۵۷/۲، مجمع الانہر ۱۲۵/۱، حاشیۃ الطحطاوی ۳۶۰)

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں سے نیچے یا اوپر کرنا

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے مردوں کو کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں، اگر صرف ہاتھ کندھوں سے نیچے ہی تک اٹھائے یا کانوں سے بھی اوپر تک اٹھائے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ویکرہ مجاوزۃ الیدین الأذنین وجعلہما تحت المنکبین. (طحطاوی ۱۸۹، صغیری ۱۹۵)

بھوک کے وقت کھانا سامنے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا

بھوک زور کی لگ رہی ہو اور کھانا سامنے موجود ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (بشرطیکہ وقت میں گنجائش ہو؛ لہذا اگر وقت تنگ ہو رہا ہو تو بہر حال اولاً نماز ادا کی جائے گی) ولذلک کرہت الصلاة بحضرة طعام تمیل إلیہ نفسہ.

(شامی زکریا ۴۲۵/۲، صغیری ۱۹۵)

رکوع میں سر کو برابر نہ رکھنا

رکوع کرتے وقت سر کو پیٹھ کے بالکل برابر رکھنا چاہئے، اس کے برخلاف کرے گا تو کراہت کا مرتکب ہوگا۔ ویکرہ أن یرفع رأسہ أو ینکسہ وهو فی الرکوع.

(حلی کبیر جدید ۳۴۹)

سجدہ میں جاتے ہوئے مستحب ترتیب کے خلاف کرنا

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر ٹکٹے چاہئے، اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ پہلے اور گھٹنے بعد میں اٹھائے۔ اگر اس ترتیب کے خلاف کیا تو کراہت کا ارتکاب ہوگا۔ ویکرہ وضع الید علی الأرض قبل وضع الركبة إذا سجد ورفعها
 ای رفع الركبة قبلها أي قبل رفع الید إذا أقام من السجود. (حلی کبیر جدید ۳۴۶)

تکبیرات انتقالیہ کب تک پوری کر لی جائیں؟

تکبیرات انتقالیہ میں اس کا خیال رہے کہ منتقلی کا عمل شروع ہوتے ہی اللہ اکبر یا سمع اللہ لمن حمده شروع کر دیں اور اسے پورے عمل کے اختتام تک باقی رکھیں، اگر عجلت یا تاخیر کر دی اور دوسرے رکن میں جانے کے بعد اللہ اکبر کا کلمہ زبان سے نکلا تو کراہت لازم آئے گی۔ ویکرہ أن یأتی بالأذکار المشروعة فی الانتقالات بعد تمام الانتقال. (حلی کبیر جدید ۳۵۷)

دوسرے کی زمین پر بلا اجازت نماز پڑھنا

کسی دوسرے شخص کی زمین پر اس کی صراحت یا دلالت اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ وتکرہ فی أرض الغیر بلا رضاه. (مراقی الفلاح: ۱۹۷)

اپنی پگڑی یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا

اپنی پیشانی براہ راست زمین یا اس کے قائم مقام چیز پر ٹیکنی چاہئے، اگر عمامہ کے پیچ یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کیا تو مکروہ ہوگا۔ ویکرہ أن یسجد علی کور عمامته. (حلی کبیر جدید ۳۵۱)

نیت باندھتے وقت بائیں ہاتھ کو اوپر رکھنا

قیام کی حالت میں نیت باندھتے وقت دایاں ہاتھ اوپر رکھنا مسنون ہے، اگر اس کے برخلاف بائیں ہاتھ اوپر رکھا تو مکروہ ہوگا۔ ویکرہ ترک وضع الیمین علی الیسار حال

نماز پڑھنے کے دوران کوئی لکھی ہوئی چیز پڑھ لینا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے سامنے کوئی کتبہ لگا ہوا تھا یا کوئی کتاب کھلی ہوئی رکھی تھی، جس پر اس نمازی کی نظر پڑ گئی اور اس نے اسے پڑھ لیا اور سمجھ لیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی؛ البتہ قصد اس طرح پڑھنا مکروہ ہے۔ ولا یفسدھا نظره إلی مکتوب وفہمہ، ولو مستفہما وإن کرہ۔ (در مختار) ای لا شغلہ بما لیس من أعمال الصلاة، وأما لو وقع علیہ نظره بلا قصد وفہمہ فلا یکرہ۔ (شامی بیروت ۳/۴۲۲، زکریا ۲/۳۹۸، بدائع

الصنائع ۱/۵۴۳، ہدایہ ۱/۱۳۸، حاشیۃ الطحطاوی ۳۴۱)

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ لائوڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی عین آواز ہی بلند ہو کر لوگوں تک پہنچتی ہے؛ لہذا نماز میں لائوڈ اسپیکر کے استعمال میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے؛ البتہ بلا ضرورت استعمال کرنا مناسب نہیں ہے؛ کیوں کہ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا مطلقاً خلاف اولیٰ ہے۔ بأن الإمام إذا جهر فوق الحاجة فقد أساء والإساءة دون الكراهة ولا توجب الإفساد۔ (شامی کراچی ۱/۵۸۹، آلات جدیدہ ۵۹، فتاویٰ عثمانی ۱/۵۵۴، إمداد الفتاویٰ

۱/۸۴۰-۸۴۷، جواہر الفقہ ۵/۹۹-۱۰۲، فتاویٰ محمودیہ میرٹھ ۱/۱۶۳)

